والد مرحوم مولوی نظر محمد عرف خان مولویؒ سے وانا میں حاصل کی۔

آپؒ ہر وقت دینی تعلیم کے حصول میں مصروف رہتے، اس جذبۂ تعلیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مختلف علاقہ جات کا سفر کیا، پہلے پہل علم کی تحصیل کے لئے **1948**ء میں کانیگرم کا سفر کیا اور وہاں مختلف قسم کی دینی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد دو سال ضلع بنوں کے ایک گاؤں تزیری بیزان خیل میں گذارے اور وہاں صرف ونحو کی مشہور کتابیں پڑھیں اس کے بعد بنوچی قبیلہ کے گاؤں ظالم دلو خیل میں مولانا محب اللہ صاحب کی مسجد میں اصول فقہ اور نحو کی دیگر کتابیں پڑھیں، آخر کار **1951**ء میں والد صاحب کے مشورے پر پاکستان کے مشہور دینی مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں داخلہ لیا اور دورۂ حدیث تک اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کی۔ الغرض **1955**ء میں آپ کی فراغت اسی مدرسہ قاسم العلوم سے ہوئی اور دورۂ حدیث کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

مولانا صاحبؒ کے بچپن کے زمانہ میں پورے وزیرستان میں صرف چند تعلیم یافتہ حضرات تھے، اس کے علاوہ تعلیم کا نام ونشان تک نہ تھا، مستند علماء کرام میں صرف مولانا شمس الدینؒ اور مولانا غلام اللہؒ تھے، اگرچہ کچھ دیگر مستند علماء کرام بھی موجود تھے، لیکن ان کا تعلق وزیر قوم سے نہ تھا۔ مولانا نور محمدؒ کی برکت سے آج پورا وزیرستان علم کی عظیم نعمت سے مالا ل ہے، تمام قبائل میں یہ قبائلی علاقہ (جنوبی وزیرستان) ہر لحاظ سے ترقی پذیر ہے، سینکڑوں کی تعداد میں اسلامی مدارس ور سکول وکالج قائم ہیں اور تقریباً یہ علاقہ تعلیمی لحاظ سے خود کفالت کی طرف گامزن ہے، اس سلسلہ میں مولانا نور محمدؒ نے کافی عرصہ سے اپنے عظیم مدرسہ دار العلوم وزیرستان وانا میں دینی وعصری دونوں علوم کو لازم قرار دیا ہے اور اس کے بیش بہا فوائد سامنے آچکے ہیں اور آرہے ہیں، اب تک ہزاروں کی تعداد میں اس مدرسہ سے طلبہ کرام فیضیاب ہو چکے ہیں اور فیضیاب ہو رہے ہیں، گویا کہ مولانا نور محمدؒ کا مدرسہ تمام دیگر علاقائی مدارس کے لئے ایک بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

مولانا نور محمد صاحبؒ کی مشہور تصانیف: (1) جدید فقہی رسائل ومسائل (2) علوم الانبیاء اور تسخیر کائنات (3) داڑھی کے دینی ودنیاوی فوائد (4) جہاد افغانستان (5) رمضان شریف میں انجکشن لگوانے کا حکم (6) زکوٰۃ وعشر کے معرکۃ الآراء مسائل (7) اسلامی انقلاب اور جہاد اسلام (8) ایضاح المقال فی رؤیۃ الہلال (9) منشیات کی تباہ کاریاں (10) شجرکاری کے فوائد شریعت اور سائنس کے آئینہ میں (11) مشترکہ خاندانی نظام اور شرعی حجاب (12) جمہوریت عقل ونقل کے آئینہ میں۔

بہر حال زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں، جس میں مولانا صاحبؒ کی خدمات روزِ روشن کی طرح عیاں نہ ہوں، اللہ تعالیٰ آپؒ کے برکات تاقیامت پورے علاقہ بلکہ پورے اہل اسلام پر جاری وساری رکھے۔ آپ کی مغفرت فرمائے اور سیئات سے درگذر فرمائے۔ آمین

مولانا احسان اللہ ہزاروی کا سانحہ ارتحال: مؤرخہ 20 ذی الحجہ 1431ھ کو ممتاز عالم دین، سابق ایم پی اے جمیعت

علمائے اسلام سندھ حضرت مولانا احسان اللہ ہزاروی داغِ مفارقت دے گئے۔

حضرت مولانا نے تحریک ختم نبوت سمیت مختلف تحریکوں میں اسلام اور وطن کی خاطر اپنی توانائیاں صرف فرمائیں اور ہر حال میں حق کا ساتھ دیا۔صدر وفاق المدارس سمیت دیگر علمائے کرام نے آپ کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے آپ کی وفات کو پاکستان اور اہل پاکستان کے لیے ایک عظیم سانحہ قرار دیا۔

حضرت مولانا ادریس صاحب کا انتقال: فاضل دارالعلوم دیوبند، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی ؒ کے شاگرد حضرت مولانا ادریس صاحب 21 ذی الحجہ 1431ھ کو حیدر آباد میں انتقال کر گئے۔

حضرت مولانا ادریس صاحب، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صاحب مدظلہ کے ہم درس اور رفقاء میں سے تھے۔آپ کی وفات پر مختلف اہل علم نے رنج و غم اظہار کرتے ہوئے آپ کی وفات کو ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے۔

شیخ القرآن حضرت مولانا ولی اللہ کا بلگرامی کی وفات: ممتاز عالم دین شیخ القرآن مولانا ولی اللہ کا بلگرامی سیکورٹی فورسز کی زیر حراست شانگلہ کے علاقہ پورن میں انتقال کر گئے۔آپ نے 80 سال کی عمر پائی۔آپ ملک کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے فاضل اور مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ، شیخ القران مولانا غلام اللہ خانؒ اور حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ کے شاگرد تھے۔مولانا مرحوم نفاذِ شریعت کے پر جوش داعیوں میں سے تھے، اس کے لیے ان کی جدو جہد مثالی تھی۔آپ پُر امن طریقہ سے ملک میں شریعت کا نفاذ چاہتے تھے۔آپ نے ملک بھر میں دینی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ سماجی اور رفاہی سرگرمیوں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔علمائے کرام اور سیاسی و سماجی رہنماؤں نے آپ کی وفات پر گہرے غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی وفات کو ایک عظیم نقصان قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی عوام وطن عزیز میں نفاذ شریعت کے ایک پُر جوش داعی اور رہنما سے محروم ہوگئی۔

آپ گذشتہ دو برس سے سیکورٹی فورسز کی حراست میں تھے، جہاں بالآخر یکم محرم الحرام 1432ھ کو آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور ابدی سفر پر روانہ ہوگئے۔اللہ رب العزت آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کی وفات سے پیدا ہونے والے خلا کو پُر فرمائے۔آمین

یہ اس دور کا المیہ ہے کہ علمی شخصیات رفتہ رفتہ رخصت ہوتی جا رہی ہیں اور ان کی جگہ لینے افراد خال خال ہیں۔ادارہ ان تمام حضرات کے غم میں برابر کا شریک ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ان تمام مرحومین علمائے کرام کی کامل مغفرت فرمائے، ان کی سیئات سے درگذر فرمائیں، اہل خانہ اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

☆......☆......☆